بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یومِ یکشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ — ۲ ظہور ۱۳۴۳ ہش ۲۲ ربیع الاول ۱۳۸۴ھ ۲ اگست ۱۹۶۴ء — نمبر ۱۷۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ یکم اگست بوقت ½۷ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ اِس وقت بھی طبیعت ٹھیک ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اٰمین اللّٰھُمّ اٰمین

اخبار احمدیہ

ربوہ یکم اگست۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے پڑھائی آپ نے خطبہ جمعہ میں سورۃ الشمس کی آیات قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا کی تفسیر بیان کرتے ہوئے اس امر پر روشنی ڈالی کہ اسلام نے صرف نجات کو نہیں بلکہ فلاح کو انسان کا منتہائے مقصود قرار دیا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید ہر مسلمان کو اگر وہ اس پر عمل کرے فلاح کی ضمانت دیتا ہے جو نجات سے بہت ارفع مقام ہے۔ اس ضمن میں آپ نے توبہ اور اس کی حقیقت پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی:

اشاعت لٹریچر اور انصار اللہ کا فرض

وہ روحانی خزائن جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ حاصل ہوئے ہیں ان کا حق کے متلاشیوں تک پہنچانا انصار اللہ کے فرائض میں سے ایک اہم فرض ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس سلسلہ میں بہت عمدہ کام ہو رہا ہے۔ جس قدر لٹریچر انصار اللہ کی طرف سے شائع ہوا ہے اسے بہت پسند کیا گیا ہے اور اس کے عمدہ نتائج پیدا ہوئے ہیں۔ اشاعت لٹریچر کا چندہ لازمی چندوں میں سے ہے۔ اور اس کی شرح ایک روپیہ فی رکن ہے۔ زعماء صاحبان کوشش کریں کہ اس مد کا پورا چندہ اس ماہ میں وصول ہو کر مرکز میں پہنچ جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرتؐ کو وہ قوتِ قدسی عطا ہوئی جس کے اثر سے ہزاروں با اخلاص اور جاں نثار مسلمان پیدا ہو گئے

آپؐ کی جماعت ایسی قابلِ قدر اور قابلِ رشک جماعت تھی کہ ایسی جماعت کسی نبی کو نصیب نہیں ہوئی

"اوائلِ صدر اسلام میں جبکہ اللہ تعالےٰ کے محض فضل و کرم سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو آپؐ کو وہ قوتِ قدسی عطا ہوئی کہ جس کے قوی اثر سے ہزاروں با اخلاص اور جاں نثار مسلمان پیدا ہو گئے۔ آپؐ کی جماعت ایک ایسی قابلِ قدر اور قابلِ رشک جماعت تھی کہ ایسی جماعت کسی نبی کو نصیب نہیں ہوئی۔ نہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو ملی اور نہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو۔ مَیں نے اس امر کے بیان کرنے میں ہرگز ہرگز مبالغہ نہیں کیا۔ بلکہ میں جانتا ہوں کہ وہ جماعت جس مقام اور درجہ پر پہونچی ہوئی تھی ہم اس کو پورے طور پر بیان ہی نہیں کر سکتے۔ ہمارے مخالف علماء اور دوسرے فرقے اگرچہ ہمارے مخالف ہیں تاہم وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس بیان میں ہم نے مبالغہ کیا ہے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی جماعت تو ایسی شریر کج فہم تھی کہ وہ حضرت موسےٰ کو پتھراؤ کرنا چاہتی تھی۔ بات بات میں سرکشی اور ضد کر بیٹھتے۔ توریت کو پڑھو تو معلوم ہو جائے گا کہ ان کی حالت کیسی تھی۔ وہ ایک سنگ دل قوم تھی۔ کیا توریت میں ان کو رضی اللہ عنہم کہا گیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہاں تو سرکش ٹیڑھی شریر وغیرہ لکھا ہے۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی جماعت وہ اس سے بدتر تھی جیسا کہ انجیل سے معلوم ہوتا ہے خود حضرت عیسےٰ اپنی جماعت کو لالچی اور بے ایمان کہتے رہے۔ بلکہ یہاں تک بھی کہا کہ اگر تم میں ذرہ بھر بھی ایمان ہو تو تم میں یہ برکات ہوں۔ غرض وہ اور حضرت موسےٰ علیہما السلام اپنی جماعت سے ناراض ہی گئے۔ اور انہیں ایک وفادار جماعت کے میسر نہ آنے کا افسوس ہی رہا۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ نہ توریت میں اور نہ انجیل میں کہیں بھی ان کو رضی اللہ عنہم نہیں کہا گیا مگر برخلاف اس کے جو جماعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو میسر آئی تھی اور جس نے آپؐ کی قوتِ قدسیہ سے اثر پایا۔ اس کے لئے قرآن شریف میں آیا ہے۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ۔ اس کا سبب کیا ہے؟ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کا نتیجہ ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجوہِ فضیلت میں سے یہ بھی ایک وجہ ہے کہ آپؐ نے ایک ایسی اعلےٰ درجہ کی جماعت تیار کی۔ میرا دعوےٰ ہے کہ ایسی جماعت آدمؑ سے لے کر آخر تک کسی کو نہیں ملی۔"

(الحکم ۱۰ر جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ اگست ۶۳ء

اشتعال انگیز منطق

قسط نمبر ۲

المنبر کا ایڈیٹر مسلمانوں کو احمدیت کے خلاف اشتعال دلانے کے لئے لکھتا ہے :-

"خطرناک دھمکی" الفضل نے ایک خطرناک دھمکی بھی حکومت اور باشندگان ملک کو دی ہے ۔ اس نے ۲۷ جون کے شمارہ میں "الٰہی جماعتوں پر ابتلاء رحمت کا درجہ رکھتے ہیں" کے عنوان سے مقالہ افتتاحیہ میں مرزا غلام احمد کے طویل اقتباسات پیش کئے ہیں ۔ ان کا آخری اقتباس اس واقعہ پر مشتمل ہے جو مرزا غلام احمد کی زندگی میں کابل میں پیش آیا ۔ اس واقعہ کا اجمالی تعارف یہ ہے کہ مرزا غلام احمد کے دو امتی کابل گئے وہاں انہوں نے مرزا غلام احمد کی نبوت اور جہاد کے منسوخ ہونے کی تبلیغ کی ۔ حکومت نے علماء سے استصواب کیا ، علماء نے فتویٰ دیا کہ مرزا غلام احمد کی نبوت کو تسلیم کرنا ارتداد ہے اور اسلامی شریعت کے حکم کو منسوخ قرار دینا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بغاوت ہے مزید برآں ان دونوں قادیانیوں کے بارے میں یہ شبہ بھی پایا جاتا تھا کہ یہ انگریز کے جاسوس ہیں بہر نوع ان کے بارے میں فیصلہ ہوا کہ اگر یہ ان عقاید فاسدہ سے توبہ کر لیں تو ان کو اصلاح کا موقعہ دیا جائے ورنہ قتل کر دیا جائے ۔ قادیانیوں نے اپنے ارتداد اور اسلامی شریعت کے ایک صریح حکم جہاد ــــ کو منسوخ کہنے پر اصرار کیا ، اس بناء پر وہ سنگسار کر دیئے گئے ۔

مرزا غلام احمد کی جو عبارت الفضل نے پیش کی ہے اس کی حسب ذیل الفاظ حکومت پاکستان اور اسلامیانِ ملک کیلئے خصوصیت سے قابل غور ہیں :

"ہماری (قادیانی) جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جب تک وہ بزدلی کو نہ چھوڑے گی اور استقلال اور ہمت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ہر ایک راہ میں مصیبت و مشکل کے اٹھانے کے لئے تیار نہ رہے گی وہ صالحین میں داخل نہیں ہو سکتی ۔ ۔ ۔

صاحبزادہ عبد اللطیف شہید (جسے کابل میں سنگسار کیا گیا تھا) کی "شہادت" کا واقعہ تمہارے لئے "اسوہ حسنہ" ہے ۔ ۔ ۔ ۔ اس نے جان دینی گوارا کی مگر ایمان کو ضائع نہیں کیا ۔ عبد اللطیف کہنے کو مارا گیا یا مر گیا مگر یقیناً سمجھو کہ وہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا"

الفضل اس اشتعال انگیزی پہ مزید تیل چھڑکتا ہے ۔

"ان حوالوں سے آپ کو معلوم ہو گیا کہ آج ایک احمدی کو کیا کرنا ہے ۔ اس کو یہی کرنا ہے کہ وہ صحابہ کرام کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرے (صحابہ کرام سے مراد مرزا غلام احمد کے صحابہ ہیں ، جیسا کہ الفضل خود ہی وضاحت کرتا ہے) جس طرح حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف (اس نام پر الفضل نے حسب معمول "رض" لکھا ہے) نے پیش کیا اور حقیقت یہ ہے ۔ کہ صاحبزادہ صاحب نے جو نمونہ پیش کیا ہے اور کون احمدی ہے جو خود یہ نمونہ پیش کرنے کے لئے تیار نہیں ۔ (الفضل ۲۷ جون ص ۱/۲ ک)

(المنبر لائل پور ۲۴ جولائی ۶۳ء)

ایک معمولی سمجھ کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ اس نے جو کچھ ان الفاظ میں کہنے کی کوشش کی ہے اور جو کچھ وہ بھولے بھالے مسلمانوں کو باور کرانا چاہتا ہے اس میں وہ سخت ناکام ہوا ہے کیونکہ باوجود مسیح موعود علیہ السلام کا اصل حوالہ نقل کرنے کے وہ لکھتا ہے :-

"ان کا آخری اقتباس اس واقعہ پر مشتمل ہے جو مرزا غلام احمد کی زندگی میں کابل میں پیش آیا ۔ اس واقعہ کا اجمالی تعارف یہ ہے کہ مرزا غلام احمد کے دو امتی کابل گئے ، وہاں انھوں نے مرزا غلام احمد کی نبوت اور جہاد کے منسوخ ہونے کی تبلیغ کی ۔ حکومت نے علماء سے استصواب کیا ۔ علماء نے فتوےٰ دیا کہ مرزا غلام احمد کی نبوت کو تسلیم کرنا ارتداد ہے اور اسلامی شریعت کے حکم کو منسوخ قرار دینا خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف بغاوت ہے ، مزید برآں ان دونوں قادیانیوں کے بارے میں یہ بھی شبہ پایا جاتا تھا کہ یہ انگریز کے جاسوس ہیں ۔ بہر نوع ان کے بارے میں فیصلہ ہوا کہ اگر یہ ان عقائد فاسدہ سے توبہ کر لیں تو ان کو اصلاح کا موقعہ دیا جائے ورنہ قتل کر دیا جائے ' ۔ قادیانیوں نے اپنے ارتداد اور اسلامی شریعت کے صریح حکم جہاد ــــ کو منسوخ کہنے پر اصرار کیا ۔ اس بناء پر وہ سنگسار کر دیئے گئے" ۔ (ایضاً)

حقیقت یہ ہے کہ ایسا واقعہ ہرگز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں پیش نہیں آیا کہ دو امتی کابل گئے ہوں اور ان دونوں کے ساتھ وہ سلوک ہوا ہو جو مولوی صاحب نے بتایا ہے ۔ جس واقعہ کی طرف ہم نے الفضل میں مسیح موعود علیہ السلام کا حوالہ نقل کر کے اشارہ کیا ہے وہ واقعی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں پیش آیا تھا اور جو ہم مختصراً اپنے الفاظ میں یہاں بیان کر دیتے ہیں ۔ حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوست افغانستان کے رہنے والے تھے اور اپنے علم و فضل کی وجہ سے نہایت بلند پایہ علماء میں شمار ہوتے تھے آپ کے افغانستان میں لاکھوں مرید تھے اور اہل کابل کے نزدیک آپ کی یہ قدر و قیمت تھی کہ امیر حبیب اللہ کی تاج پوشی بھی آپ نے کرائی تھی اور آپ اکثر افغانستان کے امور مہمہ میں درجہ اول کے معتبر اور قابل اعتماد بزرگ سمجھے جاتے تھے چنانچہ افغانستان اور انگریزوں کے درمیان جب ڈیورنڈ لائن کے تعین کا معاملہ ہو رہا تھا تو آپ کابل کی طرف سے وفد میں شامل تھے آپ نسلاً حضرت علی کرم اللہ وجہ کی اولاد تھے

الغرض آپ نہایت متقی صاحب علم وجود تھے آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر لی تھی اور کچھ عرصہ آپ کی صحبت میں قادیان میں مقیم رہنے کے بعد واپس اپنے علاقہ خوست میں چلے گئے ۔ احمدیت قبول کرنے کی خبریں کابل بھی پہنچ چکی تھیں بعض لوگوں نے آپ کے خلاف فتنہ برپا کر دیا اور علماء کو بھی اور عوام کو بھی آپ کے خلاف بھڑکایا اس پر بعض دشمنوں کی سازش سے آپ کو گرفتار کر لیا گیا اور اپنے وطن خوست سے آپ کو کابل لایا گیا اور آپ پر مقدمہ کھڑا کیا گیا ۔ علماء نے آپ کے خلاف فتوےٰ دیا اور سنگساری کی سزا تجویز کی ۔

ہر چند کہ امیر حبیب اللہ دل سے نہیں چاہتے تھے کہ آپ کو ایسی سزا دی جاوے تاہم آپ علماء سے ڈرتے تھے اور ان کے فتوے کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے تھے تو حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک گڑھے میں کمر تک گاڑ دیا گیا اور بار بار آپ سے کہا گیا کہ اپنے عقائد سے پھر جاؤ یہاں تک کہ امیر حبیب اللہ خان نے آپ کے کان میں یہ بھی کہا آپ صرف زبان سے ان عقاید کا انکار کر دیں دل میں ان پر قائم رہیں میں آپ کو سزا سے بری قرار دے دوں گا ۔ مگر آپ نے نہایت جرأت سے اس سے انکار کر دیا اور اس صفائی کے ساتھ سنگسار ہونا قبول کر لیا ۔

یہ ہے مختصراً وہ واقعہ جو ہم نے سیدنا حضرت مسیح موعود کے حوالے میں پیش کیا ہے ۔ اب کیا کوئی عقلمند انسان ایسا ہے جو المنبر کے ایڈیٹر کی طرح اس کو پاکستان کے لوگوں اور حکومت کے خلاف دھمکی خیال کر سکتا ہے ۔؟

اصل بات یہ ہے کہ یہ صاحب دل میں ذرا بھی خدا کا خوف نہیں رکھتے اگر ان کو ذرا بھی خدا کا خوف ہوتا تو وہ اس واقعہ کو پڑھ کر کانپ جاتے مگر وہ الٹا اس کو ایک دھمکی سمجھتا ہے ۔ البتہ یہ ایک معنی میں ان لوگوں کے لئے جن کے دل میں ذرا بھی خوف خدا ہے ایک انتباہ ضرور ہے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے ؎

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال مے آید

حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پہلے بھی حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالےٰ عنہ امیر عبد الرحمٰن کے ہاتھ سے شہید ہو چکے تھے ۔ اسی طرح امیر امان اللہ کے عہد میں بھی حضرت نعمت اللہ خان علیہ الرحمۃ اور دو اور احمدی اسی ظلم کا نشانہ بنے ۔ ان تمام شہداء نے نہایت صبر و استقامت سے جان دی ۔ اور جماعت احمدیہ کی تاریخ بتاتی ہے کہ احمدیوں نے کبھی کسی پر ظلم کرنا تو رہی الگ بات ظلم کا جواب بھی تحت صبر سے ہی دیا ہے اس لئے یہ بات کتنی عجیب ہے کہ المنبر کا ایڈیٹر جو ایک طرف دین میں اور دوسری طرف ناحق سیاست میں ٹانگ اڑانے کا عادی ہے ، الفضل پر یہ سراسر بے بنیاد الزام لگاتا ہے کہ اس نے اس مظلومی کے بیان سے گویا کسی کو دھمکی دکھائی ہے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

یہ سراسر ماؤفت ذہنیت کرشمہ ہے اگر ہمارے دوست سیدھی بات کو سیدھی طرح لیں اور معصوم اور بے ضرر باتوں کے متعلق "خطرہ ہے خطرہ ہے" کے مصنوعی نعرے بلند نہ کریں تو پاکستان کے لوگ امن و آرام سے موجودہ تہذیبی دینی اور اقتصادی حملوں کا جو اغیار اقوام اس وقت ہم پر کر رہی ہیں ایک محاذ بنا کر ایک صحیح اور درست جواب مہیا کر سکتے ہیں کہ جس سے پاکستان کا وقار اقوام عالم میں دوبالا و سہ بالا ہو سکتا ہے ایک طرف تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ "مسلمانو ! اتحاد کرو اتحاد کرو" مگر دوسری طرف خود ہی رہے سہے اتحاد کے شیرازہ کی دھجیاں اڑاتے ہیں ۔ خدا جانتا ہے کہ ہم سے زیادہ اہل علم حضرات کی کوئی قدر نہیں جانتا ۔ ہم بلا امتیاز مذہب و ملت ہر صاحب علم انسان کی عزت کرنا اپنا ایمان سمجھتے ہیں ۔ ہمیں کسی فرقہ کے علماء سے قطعاً کوئی بیر نہیں ہے ؎

ہم کو کسی سے بیر نہیں ہے
کوئی ہمارا غیر نہیں ہے

لیکن جب یہ اہل علم کہلانے والے حضرات اپنے علم و فضل کی اس طرح توہین کرتے ہیں اور اس کو محض "الحرب خدعۃ" کے غلط معنی سمجھ کر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اسلام کی خدمت جماعت احمدیہ پر غلط اتہام باندھ کر اور عوام و خواص کو غلط بیانیوں اور لسانیوں سے اشتعال دلا کر رہے ہیں ۔ تو ہمیں ان پر سخت افسوس آتا ہے ۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اس نادانی کے کھیل سے ان لوگوں کو کوئی فائدہ حاصل ہو سکتا ہے ۔ حالانکہ یہ سراسر خسارے کا سودا ہے ، ان کے لئے بھی اور ملک و قوم کے لئے بھی ۔

یادِ ایام

مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام

مکرم پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے

(۱)

انسان دنیا میں پیدا ہوتا ہے کچھ عرصہ زندہ رہتا ہے کچھ کام کرتا ہے اور پھر مر جاتا ہے۔ مگر اس کی زندگی کے سب سے زیادہ قیمتی لمحات وہ ہوتے ہیں۔ جب اس کے دل میں کوئی نیک خیال پیدا ہو۔ اور پھر وہ عملی جامہ بھی پہن لے۔ ایک ایسے ہی لمحہ کی یاد دل میں تازہ ہوتی ہے۔ جو میری زندگی کا بیش بہا ترین لمحہ ہے۔

خاکسار ۱۹۳۶ء سے سلسلہ کا کارکن ہے۔ ۱۹۳۸ء کے شروع میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا کہ خاکسار کی ناچیز رائے میں اس وقت سلسلہ کے نوجوانوں کو دین کے کام کے لئے آگے بڑھنا چاہیئے۔ اس لئے خاکسار اپنی خدمات حضور کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ خاکسار کی خامیوں اور کوتاہیوں کے باوجود اگر حضور خاکسار کو کسی خدمت کے قابل خیال فرما دیں تو یہ محض ذرہ نوازی ہوگی۔ اور سرفرازی۔ چند دن کے بعد ایک شام جب خاکسار جامعہ احمدیہ سے واپس آیا۔ تو مکان کے دروازے پر ایک صاحب کو منتظر پایا۔ دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے اس ناچیز خادم کو یاد فرمایا ہے۔ زہے نصیب خاکسار اسی وقت قصر خلافت پہنچا حضور نے شرفِ باریابی بخشا اور فرمایا پچھلے دنوں تمہارا ایک خط ملا تھا۔ تم فلاں فلاں نوجوانوں کو جمع کرو اور مصری صاحب کے ٹریکٹوں کے جواب لکھو۔ ان دنوں واقفین تحریک جدید کا ایک بیچ جس میں چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ ملک عطاء الرحمٰن صاحب چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر اور بعض دوسرے نوجوان شامل تھے۔ ان سب کے اور ان کے علاوہ مولوی ظہور حسین صاحب اور مولوی قمر الدین صاحب کے نام حضور نے لئے۔ چنانچہ خاکسار اسی وقت دار الانوار میں واقفین کی رہائش گاہ پر پہنچا۔ سب دوستوں کو اطلاع دی۔ اور ہم سب نے جن کی تعداد دس بارہ کے قریب تھی شام تک کام شروع کرتے ہوئے مختلف اسلامی کتب سے مطلوبہ حوالہ جات کی تلاش شروع کر دی۔ یہ ۲۰۔ جنوری ۱۹۳۸ء کی بات ہے اس دوران میں حضور کی راہ نمائی اور دعائیں ہمارے ساتھ تھیں۔ ہم ناچیز خادموں کی ناتجربہ کاری کو دیکھتے ہوئے حضور ازراہ شفقت ہم عاجزوں کو تقریباً روزانہ شرفِ ملاقات بخشتے اور زریں ہدایات سے نوازتے رہے اسی اثنا میں ۴ فروری ۱۹۳۸ء کو حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ سیکرٹری اور صدر کا انتخاب کروالو۔ چنانچہ یہ سب دوست خاکسار کے غریب خانہ پر عصر کے بعد جمع ہوئے۔ باتفاق رائے مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل کو صدر اور خاکسار کو سیکرٹری چنا گیا۔ مغرب یا عشاء کی نماز کے بعد خاکسار نے حضور کی خدمت میں اس کی اطلاع بھجوائی تو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس انتخاب کو منظور فرماتے ہوئے ازراہ ذرہ نوازی رائٹنگ پیڈ کے ایک کاغذ پر اپنے دستِ مبارک سے

"مجلس خدام الاحمدیہ"

کے الفاظ تحریر فرما دیئے۔ اس طرح حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اجازت اور حضور کی سرپرستی میں مجلس خدام الاحمدیہ کی بنیاد رکھی گئی۔ حضور کی راہ نمائی میں یہ خدام کچھ عرصہ قادیان ہی میں کام کرتے رہے۔ اس عرصہ میں وہاں کے متعدد محلہ جات میں مجالس خدام الاحمدیہ قائم ہو چکی تھیں۔ جنہوں نے نہایت باقاعدگی کے ساتھ حضور کے فرمودہ پروگرام کے مطابق کام شروع کر دیا تھا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے بیرونی جماعتوں میں مجالس خدام الاحمدیہ کے قیام کی تحریک فرماتے ہوئے یکم اپریل کے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

"میں چاہتا ہوں کہ باہر کی جماعتیں بھی اپنی اپنی جگہ خدام الاحمدیہ کے نام کی مجالس قائم کریں"۔
(الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۳۸ء)

اس خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے نوجوانوں کی تربیت کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"اولادوں کی درستی اور اصلاح اور نوجوانوں کی درستی اور اصلاح اور عورتوں کی درستی اور اصلاح نہایت ہی ضروری چیز ہے۔ اگر دوست چاہتے ہیں کہ تحریک جدید کو کامیاب بنائیں تو ان کے لئے ضروری ہے کہ اس طرح ہر جگہ لجنات اماء اللہ قائم ہیں اسی طرح ہر جگہ نوجوانوں کی انجمنیں قائم کریں"۔

اور اس مجلس کے قیام کا ذکر فرماتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

"قادیان میں بعض نوجوانوں کے دل میں اس قسم کا خیال پیدا ہوا۔ تو انہوں نے مجھ سے اجازت حاصل کرتے ہوئے ایک مجلس

خدام الاحمدیہ

کے نام سے قائم کر دی ہے۔ چونکہ ایک حد تک کام میں ایک دوسرے کے ذوق کا ملنا بھی ضروری ہوتا ہے اس لئے شروع میں میں نے انہیں یہ اجازت دی ہے کہ وہ ہم ذوق لوگوں کو اپنے اندر شامل کر لیں۔ لیکن میں نے انہیں یہ ہدایت بھی کی ہے کہ جہاں تک ان کے لئے ممکن ہو۔ باقی لوگوں کو بھی اپنے اندر شامل کریں"۔

ساتھ ہی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ایسے احباب کو مجلس میں شامل نہ کیا جائے۔ جو تقریر و تحریر میں ماہر ہیں۔ چنانچہ اسی خطبہ جمعہ میں اس کی وجہ بیان فرماتے ہوئے حضور نے فرمایا:-

"اگر بڑے آدمیوں کو بھی اس میں شامل ہونے کی اجازت دی جائے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ پریذیڈنٹ بھی انہی کو بنائیں گے مشورے بھی انہی کے قبول کریں گے۔ اور اس طرح اپنی عقل سے کام نہ لینے کی وجہ سے وہ بدھو کے بدھو ہی رہیں گے"۔

ان ناتجربہ کار نوجوانوں نے کام تو شروع کر دیا۔ مگر ان کا یہ عالم تھا کہ کچھ لکھتے پھر اسے کاٹ دیتے۔ پھر کچھ لکھتے اور پھر کاٹ دیتے۔ ہفتوں کے بعد یہ کوئی چیز لکھ پاتے مگر اس دوران میں وہ بہت سی تاریخ اسلام کی کتب فقہ و حدیث کی کتب۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات اور سلسلہ کی بعض دیگر کتب میں سے گزر گئے۔ رفتہ رفتہ ان کے قلم میں پختگی پیدا ہوتی چلی گئی۔ چنانچہ اس پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے اسی خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

"میں نے دیکھا ہے کہ اس وقت تک انہوں نے جو کام کیا ہے اچھا کیا ہے۔ اور محنت سے کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اگر میں انہیں اجازت دے دیتا کہ وہ پرانے مبلغین مثلاً مولوی ابو العطاء صاحب یا مولوی جلال الدین صاحب شمس اور اسی قسم کے دوسرے مبلغوں کو بھی اپنے اندر شامل کر لیں۔ تو جو اشتہارات اس وقت تک انہوں نے لکھے ہیں۔ سب وہی لکھتے وہی اعتراضات کے جواب لکھتے اور دوسرے نوجوانوں کو پتہ بھی نہ ہوتا کہ اعتراضات کا جواب کس طرح دیا جاتا ہے۔ پس میں نے انہیں ایسے لوگوں کو اپنے اندر شامل کرنے سے روک دیا۔ میں نے کہا تم مشورہ بے شک لو۔ مگر جو کچھ لکھو۔ وہ تم ہی لکھو۔ تا تم کو اپنی ذمہ داری محسوس ہو۔ گو اس کے نتیجہ میں شروع میں وہ بہت گھبرائے۔ انہوں نے ادھر ادھر سے کتابیں لیں اور پڑھیں اور لوگوں سے دریافت کیا کہ فلاں بات کا کیا جواب دیں۔ مضمون لکھے بار بار کاٹے۔ مگر جب مضمون تیار ہو گئے اور انہوں نے شائع کئے۔ تو وہ نہایت اعلیٰ درجہ کے تھے۔ اور میں سمجھتا ہوں وہ دوسرے مضمونوں سے دوسرے نمبر پر نہیں ہیں۔ گو ان کو ایک ایک مضمون لکھنے میں بعض دفعہ مہینہ مہینہ لگ گیا اور ہمارے جیسا شخص جسے لکھنے کی مشق ہو شاید وہ مضمون گھنٹے دو گھنٹے میں لکھ لیتا۔ اور پھر کسی اور کی مدد کی ضرورت بھی نہ پڑتی۔ مگر وہ دس بارہ آدمی ایک ایک مضمون کے لئے مہینہ مہینہ لگے رہے۔ لیکن اس کا فائدہ یہ ہوا کہ جو اسلامی لٹریچر ان کی نظروں سے پوشیدہ تھا۔ وہ ان کے سامنے آ گیا۔ اور دس بارہ نوجوانوں کو پڑھنا پڑا۔ اور اس طرح ان کی معلومات میں بہت اضافہ ہوا۔ تو اگر اس قسم کے علمی کام یہ انجمنیں کریں تو نتیجہ یہ ہوگا کہ اسلامی تاریخ کی کتابیں اسلامی تفسیر کی کتابیں، حدیث کی کتابیں فقہ کی کتابیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں اور اسی طرح اور بہت سی کتب ان کے زیر نظر آ جائیں گی۔ اور انہیں اپنی ذات میں بہت بڑا علمی فائدہ حاصل ہوگا۔ دوسرا فائدہ جماعت کو اس قسم کی انجمنوں سے یہ پہونچے گا کہ اسے کئی نئے مصنف اور مؤلف مل جائیں گے۔ تیسرا فائدہ یہ ہوگا کہ نوجوانوں میں اتحاد و تعلق پیدا ہوگا۔ اور انہیں خیال آئے گا کہ ہم بھی کسی کام کے اہل ہیں"۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے یہ ارشادات پیش کرنے کے بعد خاکسار اپنے عزیز بھائیوں کی خدمت میں پُر زور درخواست کرتا ہے کہ وہ مذہبی لٹریچر کے مطالعہ کی طرف خاص طور پر توجہ فرما دیں۔ تا وہ اولین مقصد پورا ہو جس کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ابتدا میں مجالس خدام الاحمدیہ کا قیام فرمایا تھا۔

قرآن مجید پڑھیں اس کے مطالب پر غور کریں، تاریخ اسلام پر نظر رکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اپنی گرانبہا تصانیف میں اسلامی تعلیمات قرآن مجید کے علوم اور معارف الٰہیہ کے خزائن جمع فرما دیئے ہیں ان کا گہرا مطالعہ جاری رکھیں تا اسلام کی افضلیت کا انہیں علم ہو۔ قرآن مجید کو وہ سمجھ سکیں اور اس پر عمل کر سکیں۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے، الخیر کلہ فی القرآن پس یہ امور ہمیشہ ہمارے ذہنوں میں مستحضر رہنے چاہئیں کیونکہ اسلامی تعلیمات سے واقفیت اور ان پر عمل کے بغیر ہمارا اسلام محض نام کا اسلام ہوگا۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔ اس کے ساتھ اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ نظام سلسلہ کے استحکام اور جماعت کی تربیت کے لئے نیز اسلام اور احمدیت کی تائید میں کثرت سے مضامین لکھے جائیں۔ اور سلسلہ کے اخبارات اور رسائل میں شائع کئے جائیں۔ سلسلہ کے رسائل اور اخبارات میں اس قسم کے متنوع مضامین کی اشاعت کی بے حد گنجائش موجود ہے۔

۲

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے محولا بالا خطبہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"میں انہیں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ تحریک جدید کے اصولوں پر کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ نوجوانوں کے اخلاق کی درستی کریں۔ انہیں ہاتھ سے کام کرنے کی ترغیب دیں سادہ زندگی بسر کرنے کی تلقین کریں دینی علوم کے پڑھنے اور پڑھانے کی طرف توجہ کریں۔"

چنانچہ حضور کی ان زریں ہدایات کی روشنی میں قادیان میں طوعی طور پر جو بہت سے نوجوان مجلس خدام الاحمدیہ کے رکن بن گئے تھے۔ وہ ذوق و شوق کے ساتھ ہر روز صبح یا شام اپنے محلوں میں جمع ہو کر کم از کم نصف گھنٹہ وقار عمل کرتے۔ اس کے علاوہ وہ تبلیغ کرتے خدمت خلق کے کاموں میں حصہ لیتے دینی کتب پڑھتے اور دیگر نیک کاموں میں شریک ہوتے، ان میں سے ہر شخص اپنے تئیں احمدیت کا ستون یقین کرتا اور یہ سمجھتا کہ اس زمانہ میں اسلام کو غالب کرنا اسی کی ذمہ داری ہے

مئی میں خاکسار کے پھوپھی زاد حافظ بشیر احمد صاحب واقف زندگی ایک روز صبح دارالرحمت کی مجلس کے ساتھ وقار عمل میں شریک تھے کہ ان کے دماغ کی رگ پھٹ گئی اور وہ چند گھنٹوں میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ ان دنوں سندھ میں تشریف رکھتے تھے۔ جب حضور کی خدمت عالیہ میں اس کی اطلاع پہنچی تو حضور نے اپنے دست مبارک سے ایک مضمون رقم فرمایا جس میں۔ حضور نے فرمایا:۔

"یوں تو مئی کا مہینہ ہمارے لئے ہمیشہ ہی ایک بڑے رنج و غم کی یاد کو تازہ کر دیتا ہے لیکن اس سال کی مئی میں یہ خصوصیت ہے کہ اس میں غم پر مشتمل تازہ واقعات کا اجتماع ہو گیا ہے۔

پہلے حافظ بشیر احمد صاحب ہمارے نوجوان اور ہونہار مبلغ کی خدام الاحمدیہ کے سلسلہ میں کام کرتے ہوئے اچانک موت ہوئی۔ پھر خان فقیر محمد خان صاحب سپرنٹنڈنگ انجینیر کی ناگہاں موت واقع ہوئی اس کے بعد "الفضل" میں پڑھا کہ چوہدری عبدالقادر صاحب پلیڈر فوت ہو گئے ہیں اور اب چوہدری نصر اللہ خان صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ یعنی عزیزم چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ کی وفات کی اطلاع ملی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

دنیا میں جو آیا اس نے مرنا ہے اور اس راستہ پر ہر ایک کو گزرنا ضروری ہے لیکن ایک ایسی قوم جو دنیا میں اس طرح بسر کر رہی ہے جس طرح بتیس دانتوں میں زبان۔ اس کے لئے اس کا ہر فرد قیمتی ہے اور اس کا نقصان رنجدہ لیکن جب قلیل عرصہ میں کئی کام کرنے والے نوجوان اور دعائیں کرنے والے عمر رسیدہ فوت ہو جائیں تو دل کا رنج و غم اور بھی بڑھ جاتا ہے۔

جن مرحومین کا میں نے ذکر کیا ہے ان میں سے ہر ایک خاص رنگ رکھتا تھا۔ حافظ بشیر احمد صاحب حافظ قرآن جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل واقف کنندہ خدام الاحمدیہ کے مخلص کارکن اور ان نوجوانوں میں سے تھے جن کے مستقبل کی طرف سے نہایت اچھی خوشبو آ رہی تھی، مگر اللہ تعالےٰ کی مشیت کچھ اور تھی۔ اس نے انہیں خدام الاحمدیہ کے لئے ایک مثال اور نمونہ بنانا تھا جس جماعت کے بنتے ہی اس کے کارکنوں کو شہادت کا موقع مل جائے اس کے مستقبل کے شاندار ہونے میں کوئی شک نہیں رہتا اور اس کے غیرت مند افراد اپنی روایات قائم رکھنے کے لئے ہمیشہ جد و جہد کرتے رہتے ہیں پس یہ موت تکلیف دہ تو ہے لیکن اس کے پیچھے خدا تعالےٰ کی ایک حکمت کام کرتی نظر آ رہی ہے۔"

(الفضل ۲۲ رمئی ۱۹۳۸ء)

مجلس خدام الاحمدیہ کا مستقبل خدا کے فضل سے یقیناً روشن ہے وہ بیج جو ۱۹۳۸ء میں بویا گیا تھا آج ایک تناور درخت بن چکا ہے جس کی سینکڑوں شاخیں دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہیں خدا کرے کہ احمدیت کے سرسبز و شاداب باغ میں یہ تناور درخت ہمیشہ پھلے پھولے اور شیریں پھل دیتا رہے۔ آمین۔

(خاکسار محبوب عالم خالد ایم اے)

جماعتِ احمدیہ کراچی کا جلسۂ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم

محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی مبسوط تقریر

مورخہ ۲۵ر جولائی بروز ہفتہ ۸ بجے شام احمدیہ ہال میں مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کراچی کی زیرِ صدارت سیرۃ النبی صلعم پر ایک جلسہ منعقد ہوا جس کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا جو مکرم عبدالرشید صاحب سماٹڑ کالنے کی۔ بعدہٗ مکرم نسیم احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام

"وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا"

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

نظم کے بعد مکرم امیر صاحب جماعتِ احمدیہ کراچی نے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی غیر ممالک میں شاندار تبلیغی خدمات کو سراہتے ہوئے آپ کا تعارف کرایا اور پھر آپ نے مکرم مولانا شمس صاحب سے تقریر کے لئے درخواست کی۔

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد نے قرآن کریم کی اس آیت سے اپنی تقریر کا آغاز فرمایا:۔

قل ان کنتم تحبون اللہ
فاتبعونی یحببکم اللہ

آپ نے فرمایا:۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند مرتبہ ثابت کرنے کے لئے چند واقعات قرآنِ پاک اور احادیث سے پیش کروں گا۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ۔ یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے قریب ہوئے۔ آپ نے وہ تمام صفات اور اعلیٰ درجہ کے کمالات حاصل کئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بھی آپ کو دیگر مخلوق سے اعلےٰ کمالات کا درجہ بخشا۔ آپ کا تعلق اللہ تعالےٰ سے نہایت اعلیٰ درجہ کا تھا۔ مکرم مولانا صاحب نے قاب قوسین کی روشنی میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دو کمانوں کا نقطہ مرکزیہ ثابت کرتے ہوئے بتایا کہ توحید کے لحاظ سے نقطہ مرکزیہ اللہ تعالیٰ اور عبودیت کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حدیثِ قدسی کا حوالہ دیتے ہوئے مکرم مولانا شمس صاحب نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام تمام انسانوں سے اعلیٰ اور ارفع ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں نے سلسلہ پیدائش شروع کیا تو سب سے پہلے اعلےٰ کمال والا وجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تجویز فرمایا۔ چنانچہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جو نور پیدا ہوا وہ میرا ہی نور تھا۔ اور دیگر انبیاء کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے حصہ دیا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپؐ کا مقام سب انبیاء سے اعلیٰ اور افضل بیان فرمایا ہے۔ رسولِ کریم کی افضلیت دیگر انبیاء سے اس وجہ سے ہے کہ آپ تمام دنیا اور تمام اقوام کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے مگر اسکے مقابل میں حضرت مسیح علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام قومی نبی تھے۔ وہ صرف بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے اور ایک خاص وقت کے لئے تھے مگر رسول کریم صلعم ہمیشہ کے لئے ہیں۔

حضرت عیسیٰ اور موسیٰ علیہ السلام اگر تمام دنیا کے لئے آئے ہوتے تو وہ تمام دنیا کے انبیاء کے متعلق فیصلہ کرتے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ یہ فیصلہ صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ ولکل قومٍ ھاد وان من امۃ الاخلا فیھا نذیر۔ جو کارنامے آنحضرت صلعم نے سر انجام دیئے۔ وہ کوئی نبی نہیں کر سکا۔ آپ نے جو عظیم الشان روحانی انقلاب برپا کیا اس کی نظیر پہلے کسی زمانے میں نہیں ملتی جو عظیم الشان اخلاص اور وفاداری صحابہ کرام سے ظاہر ہوئی ہے کسی قوم میں نظر نہیں آتی۔ موسیٰؑ کی قوم نے صاف کہہ دیا کہ ہم کنعان کی زمین فتح کرنے کے لئے تیار نہیں تم اور تمہارا رب جا کر لڑو کیونکہ وہاں بڑی جابر قومیں رہتی ہیں مسیحؑ کی قوم نے بھی سخت کمزوری اور بزدلی کا اظہار کیا مگر رسول کریم صلعم کی قوم نے ایسی وفاداری اور اخلاص کا اظہار کیا ہے کہ اس کا کوئی قوم مقابلہ نہیں کر سکتی۔

رسول کریم صلعم نے ایک بہت بڑا کارنامہ یہ سر انجام دیا ہے کہ آپ نے سب سے پہلے کالے گورے قوموں اور نسلوں کا امتیاز مٹایا ہے آپؐ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک صرف وہی شخص قابلِ عزت ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم۔ عرب کی قوم صرف اپنے آپ کو ہی عرب یعنی فصیح اللسان کہتے ہیں مگر دوسروں کو عجمی یعنی گونگا سمجھتے ہیں ایسی اکھڑ قوم کو بھی آپؐ نے منوا دیا کہ دنیا میں قابلِ عزت ہونا تقویٰ سے ہے۔ عرب میں غلاموں کو حقیر سمجھا جاتا تھا مگر رسولِ کریم صلعم نے غلاموں کا مقام اتنا بلند کیا کہ بلالؓ جب آپ کے پاس آتے تو آپ فرماتے جاء سیدنا بلال جاء سیدنا بلال۔ اسی طرح زیدؓ ایک غلام تھے حضرت خدیجہؓ نے جب زیدؓ کو آپ کی خدمت میں پیش کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آزاد کر دیا۔ یہی نہیں بلکہ اس کے

ماں باپ جب اسے لینے کے لئے آئے تو حضور نے فرمایا۔ کہ ہاں۔ زیدؓ بے شک جا سکتا ہے۔ وہ آزاد ہے مگر زیدؓ نے آپ کی غلامی کو آزادی پر ترجیح دی۔ رسول کریم صلعم نے زیدؓ کو اپنا بیٹا تک بنا لیا۔ اور حضرت زینب سے شادی کرا دی۔ اسے ۹ جنگوں میں امیر الجیش بنایا۔ اور صرف زید کو ہی امیر الجیش نہیں بنایا بلکہ اس کے بیٹے اسامہؓ کو بھی امیر الجیش بنایا۔ جس میں بڑے بڑے صحابہؓ کرام موجود تھے۔ آج کی متمدن سے متمدن اقوام بھی ایسا عملی نمونہ پیش نہیں کر سکتیں۔ آج بھی امریکہ میں کالے گورے کا سوال نہیں مٹایا جا سکا۔ سکولوں اور گرجوں میں کالے گوروں کا امتیاز کیا جاتا ہے حتیٰ کہ حال ہی میں اخباروں میں یہ خبر آئی ہے۔ کہ امریکہ میں کالوں کا ایک الگ گرجا بنایا گیا ہے۔ مگر رسول کریم صلعم نے آج سے چودہ سو سال پہلے کالے گورے۔ مشرقی مغربی کا امتیاز مٹا دیا تھا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کی ایک دلیل یہ ہے کہ جو روحانی تغیر رسول کریم صلعم نے پیدا کیا ہے۔ وہ روحانی تغیر کسی نبی نے پیدا نہیں کیا۔ حضرت صہیب رضؓ کو مکہ والوں نے پکڑ لیا۔ اور اسے مارنے لگے مگر انہوں نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں موت ایک سعادت ہے۔ اور گیت گاتے ہوئے خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دے دی۔

صحابہ کرام سے جب جنگ بدر کے موقع پر مشورہ لیا گیا تو سب نے کہا کہ ہم آپ کے آگے بھی لڑیں گے پیچھے بھی لڑیں گے۔ دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے۔ ہم اصحاب موسیٰؑ کی طرح نہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے مکرم مولانا صاحب نے فرمایا کہ ایک عیسائی سے میری گفتگو ہوئی۔ تو اس نے کہا کہ مسیحؑ نے جو اخلاق کا مظاہرہ کیا ہے وہ بے مثال ہے۔ مثلاً یہ کہ جب وہ صلیب پر تھے تو یہودی آپ کو مذاق کر رہے تھے۔ مگر مسیح ان کے لئے دعا کر رہے تھے۔ اے میرے باپ تو ان کو بخش دے۔ اس دعا کا میں نے رسول کریم صلعم کی ایک دعا سے مقابلہ کیا۔ کہ جنگ احد میں دشمن نے جب آپ پر حملہ کیا تو آپ کی پیشانی پر خود سے زخم پہنچا۔ تو رسول کریم صلعم نے دعا کی اللھم اھدِ قومی فانھم لا یعلمون۔ ان دونوں دعاؤں میں سے رسول کریم صلعم کی دعا افضل ہے۔ مسیحؑ نے تو صرف بخشش کی دعا کی ہے۔ مگر رسول کریم نے صرف بخشش ہی نہیں بلکہ ہدایت پا جانے کی دعا کی۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ واقعہ میں دعا کس کی پوری ہوئی۔ مسیحؑ کی بخشش کی دعا کے باوجود یہودی روحانی بادشاہت سے محروم ہو گئے۔ مگر رسول کریم صلعم کے دعا کے نتیجہ میں وہ قوم ہدایت پا جاتی ہے۔ فتح مکہ کے موقعہ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مفتوح قوم سے پوچھا کہ میں آپ سے کیا سلوک کروں۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم کریمانہ سلوک چاہتے ہیں۔ تو اس پر رسول کریم صلعم نے فرمایا

اذھبوا انتم الطلقاء
یغفر اللہ لکم وھو
ارحم الراحمین۔

اس دعا کے نتیجہ میں رسول کریم صلعم کی قوم روحانی و ظاہری بادشاہت سے محروم نہ ہوئی۔

رسول کریمؐ کی زندگی پر ایک اعتراض جبر کا کیا جاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے از خود ہرگز تلوار نہیں اٹھائی۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ مکہ میں حضورؐ اور آپ کے ساتھیوں پر تیرہ سال تک ظلم کئے گئے۔ جب رسول کریمؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تو وہاں بھی چین سے نہ رہنے دیا۔ ان حالات میں خدا تعالیٰ نے دفاع کی اجازت دی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

اذن للذین یقاتلون
بانھم ظلموا وان اللہ
علی نصرھم لقدیرا۔

مسیحؑ نے بھی کہا کہ جو تلوار کھینچتے ہیں ان کو تلوار سے ہلاک کیا جائے گا۔ اس کے عین مطابق رسول کریمؐ اور آپ کے صحابہؓ نے ظالم کفار کے خلاف جو تلوار چلائی وہ دفاع کے طور پر تھی۔ دوسری بات یہ ہے کہ عیسائیوں کی طرف سے یہ اعتراض اس لئے بھی کیا جاتا ہے۔ کہ خود مسلمانوں نے یہ غلط نقطہ نگاہ پیش کیا ہے کہ رسول کریمؐ نے تلوار سے اسلام کو پھیلایا ہے۔ اور کہا کہ اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے۔ یہ بات سراسر اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اسلام کے معنے ہی امن و سلامتی کے ہیں۔ امن و سلامتی والے مذہب کی طرف سے ایسا گھناؤنا تصور ہی پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اسلام ہی نے تو مذہبی آزادی کو پیش کیا ہے۔

مکرم مولانا شمس صاحب نے فرمایا۔ کہ جس قدر روحانی فیوض آنحضرتؐ کی پیروی سے حاصل ہوئے ہیں وہ کسی نبی سے حاصل نہیں ہوئے ویسے بھی فرمایا

ومن یطع اللہ والرسول
فاولئک مع الذین
انعم اللہ علیھم
من النبیین والصدیقین
والشھداء والصالحین۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخلصانہ پیروی کرنے والوں کے لئے چاروں درجات کھولے گئے ہیں۔ پہلے انبیاء کی پیروی سے صدیق، شہید و صالح ہو سکتے تھے مگر ان کی پیروی سے کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ یہ فضیلت صرف رسول کریمؐ کو دی گئی ہے۔ کہ جو شخص رسول کریمؐ کی پیروی کرے گا۔ وہ ان روحانی درجات کو حاصل کر سکتا ہے۔ اب جو شخص بھی آئے گا وہ رسول کریمؐ کا شاگرد اور مطیع اور امتی ہوگا۔ نہ کہ وہ شخص جو رسول کریمؐ کی امت سے باہر ہو۔ آج مسیحؑ امت محمدیہ میں ہرگز نہیں آ سکتے۔ اس سے رسول کریمؐ کی ہتک ہوتی ہے۔

ایک اعتراض رسول کریمؐ کی زندگی پر یہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے بدر کے موقعہ پر تجارتی قافلے پر حملہ کیا۔ مگر آج کی تمام متمدن اقوام اس واقعہ کی رسول کریمؐ کی زبان حال سے تصدیق کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں۔ یہ سب سے پہلا COUNTER ATTACK کا سبق تھا جس پر آج تمام دنیا کی متمدن اقوام عمل کرتی ہیں۔ اور پھر یہ بھی دیکھنے والی بات ہے۔ کہ تلوار چلانے والا تو صرف اپنے دشمن پر ہی چلائے گا اور رسول کریم نے تو تلوار چلانے کے لئے بھی شرائط مقرر کئے ہیں۔ کہ فلاں فلاں شخص پر چلائی جائے۔ مگر آج کل کی متمدن اقوام تو تلوار کی بجائے ایسے بموں کو چلاتے ہیں۔ جو صرف دشمنوں کو نہیں معصوم شہریوں کو بھی تباہ کرتے ہیں۔

مکرم مولانا شمس صاحب کی تقریر کے بعد محترم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے اپنے صدارتی ریمارکس میں سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کا پس منظر بیان کرتے ہوئے بتایا ۱۹۳۰-۳۲ء میں آریوں نے نہایت رکیک حملے رسول کریمؐ کی ذات پر کئے۔ رنگیلا رسول جیسی گندی کتاب بھی لکھی گئی۔ اس وقت مسلمانوں کی طرف سے کوئی علمی جواب نہیں دیا جاتا تھا۔ اس کا اگر جواب دیا ہے تو ہمارے پیارے امام نے دیا ہے۔ اور اس کے لئے آپ نے فرمایا۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ رسول کریمؐ کی زندگی کا مطالعہ کریں۔ اور اس پر عمل کر کے لوگوں کے سامنے اپنا نیک نمونہ پیش کریں۔ اس نیک نمونے کو دیکھ کر اغیار رسول کریمؐ کے متعلق اچھا اثر لیں گے اور اس کے ساتھ آپ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ سیرۃ النبی کے جلسے منعقد کئے جائیں۔ جس میں رسول کریمؐ کی سیرت اور آپ کے اخلاق، آپ کے احسانات، کارناموں اور تعلیمات پر روشنی ڈالی جائے۔ اس سے غیر مسلموں کے خیالات کو بدلا جا سکے گا۔ اور پھر کہیں جا کر ان کے دلوں سے بغض اور کینہ دور ہو جائے۔ یہ صحیح طریق تھا جسے حضور نے ۱۹۳۰-۳۲ء میں جاری فرمایا تھا۔ اور اس وقت سے آج تک جاری ہے۔ بلکہ غیر احمدی بھی اس قسم کے جلسے کرتے ہیں۔

آخر میں جناب صاحب صدر نے فرمایا۔ کہ اس قسم کے جلسوں میں اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ کو اپنانے کا ہمیں عزم کر لینا چاہیئے۔ اور اپنے دلوں میں رسول کریمؐ کی محبت اور عشق پیدا کرنا چاہیئے۔

بعدہٗ مکرم مولانا شمس صاحب نے دعا فرمائی اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس موقعہ پر حاضری خوشکن تھی۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ غیر احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔

(صغیر احمد چیمہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد۔ جماعت احمدیہ۔ کراچی)

اعلان نکاح

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) صدر صدر انجمن احمدیہ نے مورخہ ۳۱ر جولائی بروز جمعہ ربوہ میں عزیزہ فہمیدہ رشید بی۔ ایس۔ سی ایڈوائیزر ہوم مینجمنٹ کالج آف ہوم اینڈ سوشل سائنس گلبرگ لاہور دختر شیخ مسعود احمد رشید صاحب مرحوم سپرنٹنڈنگ انجنیر محکمہ انہار کا نکاح ڈاکٹر خلیفہ عبد المومن صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ ایم۔ ڈی۔ ایف۔ آر۔ سی۔ پی (فائیل ایر) مقیم کینیڈا ابن محترم خلیفہ عبد الرحیم صاحب مرحوم سابق ہوم سکرٹری حکومت کشمیر کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ ۔/۱۵۰۰۰ روپے پڑھا اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ لڑکی محترم صوفی مولا بخش صاحب مرحوم صحابی جو حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی تھے۔ کی پوتی ہے۔ اور خان بہادر غلام محمد خانصاحب مرحوم سابق پولیٹیکل ایجنٹ گلگت کی نواسی ہے۔ اور لڑکا حضرت خلیفہ نور الدین صاحب جمونی رضی اللہ کا پوتا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ان دونوں کے لئے اور ہر دو خاندانوں اور احمدیت کے لئے بابرکت اور مبارک کرے۔ آمین

دونوں ۲۲ر اگست کو بذریعہ ہوائی جہاز کینیڈا روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر اور مددگار ہو اور بخیریت جائیں۔ اور کامیابی کے ساتھ واپس آئیں۔

محترمہ بیگم صاحبہ شیخ مسعود احمد رشید صاحب نے اس خوشی میں الفضل کے دو خطبہ نمبر جاری کرائے ہیں۔ (مینیجر)

درخواست دعا

مکرم شیخ عبد القدیر صاحب دار البرکات لائل پور کے برادر نسبتی عزیز تنویر اشرف صاحب کو مورخہ ۶/۶/۶۴ ایک حادثہ میں شدید چوٹیں آئی تھیں جس کے نتیجہ میں ان کو دائیں طرف فالج ہو گیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عزیز کی مکمل صحت یابی کے لئے مکرم شیخ عبد القدیر صاحب درخواست دعا کرتے ہیں۔ (کمال یوسف ربوہ)

یومِ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تقریب پر مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

جماعت احمدیہ چنیوٹ

جماعت احمدیہ چنیوٹ نے مورخہ ۲۳ رجولائی بروز جمعرات مسجد احمدیہ چنیوٹ میں بعد نماز عصر ایک عظیم الشان جلسہ سیرت النبی کا انعقاد کیا۔ جلسہ کی صدارت محترم مولانا الحاج شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ حال نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے فرمائی جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو الحاج چوہدری بشیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے کی اور اسکے بعد محمد یوسف صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا نعتیہ کلام نہایت خوش الحانی سے سنایا۔ تقاریر شروع ہونے سے پہلے صاحب صدر نے حاضرین کو تلقین کی کہ آنحضرتؐ کی سیرت غور سے سننے کے بعد اپنی زندگی بھی اس کی روشنی میں ہی ڈھالیں۔

محترم چوہدری بشیر احمد صاحب نے حضور اکرمؐ کے رحمت للعالمین ہونے پر مدلل تقریر فرمائی۔ مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے حضورؐ کی زندگی کے حالات بیان فرماتے ہوئے حضورؐ کے عورتوں پر احسانات بتائے۔ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے اپنے مخصوص انداز میں اسلام اور بانیٔ اسلام کی برتری ثابت کی اور بتایا کہ اسلام کی ہی بدولت آج ہمیں اللہ تعالیٰ نے عزت بخشی ہے ورنہ اگر اسلام نہ آیا ہوتا تو آج ہم کتنے ذلیل و خوار ہوتے۔ اور بت پرستی میں مبتلا رہتے۔ مولانا مبارک احمد صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں اسلامی رواداری بیان فرمائی کہ کس طرح رسولِ اکرم نے اپنے دشمنوں سے حسن سلوک کیا۔ جلسہ میں ہر قسم کے لوگ موجود تھے۔ علماء کی تقاریر نہایت سکون سے سنتے رہے۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔ درمیان میں کچھ دیر کے لئے بجلی کی رو بند ہو گئی مگر تقاریر جاری رہیں اور سامعین سنتے رہے۔

جلسہ کی کارروائی نماز عشاء کے بعد تقریباً ۱۰ بجے رات ختم ہوئی۔

الحمد للہ کہ یہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ احباب دعا فرماویں اللہ تعالیٰ اسے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

(خاکسار محمد عمر بشیر احمد۔ صدر جماعت احمدیہ چنیوٹ)

جماعت احمدیہ ایبٹ آباد

بعد نماز عصر مسجد احمدیہ کیہال میں یہ جلسہ زیر صدارت محترم جناب شمس الدین خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ سرحد منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم محمد منیر صاحب ہاشمی نے الفضل میں سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کل انبیاء پر فضیلت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کے ارشادات عالیہ پڑھ کر سنائے اور محترم مولانا عبد اللطیف صاحب فاضل بہاولپوری نے پر اثر انداز میں آنحضرت صلعم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ خاکسار نے قرآنی آیات کی روشنی میں آنحضرت صلعم "افضل وارفع مقام" کی تشریح کی۔ بعد ازاں مکرم میاں اللہ بخش صاحب سابق امیر راولپنڈی نے سامعین کو آنحضرت صلعم کے پاک اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی۔ محترم امیر صاحب علاقائی نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ ایسے جلسوں کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ۱۹۲۷ء میں رکھی تا آنحضرت صلعم کے احسانات کا لوگوں کو علم ہو۔ آپ نے آنحضرت صلعم کے مقام اور آپ کے اسوہ حسنہ کے بعض پہلوؤں کی وضاحت فرمائی اور اجتماعی دعا کرائی۔ جلسہ میں حاضری تسلی بخش تھی۔ والسلام

(خاکسار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ایبٹ آباد)

جماعت احمدیہ بنی سرروڈ

مورخہ ۲۲/۷/۶۴ بروز بدھ جماعت احمدیہ و اہل سنت والجماعت بنی سرروڈ نے مشترکہ طور پر جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا۔ مختلف مقررین نے سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ یہ اجتماع مکرم محترم انوار اعجاز صاحب (چیئرمین بنی سرروڈ) کے زیر اہتمام انعقاد پذیر ہوا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اہل سنت والجماعت اور جماعت احمدیہ سیرۃ النبیؐ کا جلسہ گذشتہ سالوں میں تقریباً چار پانچ مرتبہ مشترکہ طور پر منعقد کر چکے ہیں۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس نیک اتحاد کو آئندہ بھی قائم رکھے۔ آمین

اس اجتماع میں مقامی احباب کے علاوہ قرب وجوار کے کافی لوگوں نے حصہ لیا اور اس طرح جلسہ کو ایک مثالی رونق بخشی۔ ٹھیک پونے دس بجے رات مولانا شریف اللہ خان صاحب (امام الصلوٰۃ وخطیب مسجد اہل سنت بنی سرروڈ) کی زیر صدارت تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا جو کہ جناب مخدوم الثقلین صاحب نے کی۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی مشہور نظم علیک الصلوٰۃ علیک السلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ جس سے رسول کریمؐ کی شانِ مبارک کے سب پہلو نمایاں ہو جاتے ہیں۔ بعدہٗ مکرم ایم غلام رسول صاحب بھٹی (صدر جماعت احمدیہ بنی سرروڈ) نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے "ذو بے مثل امتیاز اور رحمۃ للعالمینؐ کا اصلی مقام" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مختلف تحریروں کی روشنی میں حضرت رسول کریمؐ کی سیرت کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا۔

بعدہٗ مکرم جناب محمد اسمٰعیل صاحب خالد سابق منیجر احمد آباد اسٹیٹ و سابق سندھ نے آپ کی سیرۃ طیبہ پر تقریر کی اور حاضرین کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ آپؐ ہی کے نمونہ پر چلنے کی کوشش فرمائیں تا وہ فنا فی الرسول ہو کر اپنی زندگی بسر کریں اور اپنا مستقبل و انجام روشن بنا سکیں۔ آپ کی اس تقریر کے بعد ڈی۔بی۔ ہائی اسکول بنی سرروڈ کے ہیڈ ماسٹر مکرم عزیز احمد صاحب نے تقریر کی۔ آپ نے اس بات پر زور دیا کہ صرف قرآن مجید و حدیث پاک کو پڑھ لینا ہی کافی نہیں بلکہ اصل چیز اس پر عمل کرنا ہے۔ آپ نے یہ تقریر تربیتی رنگ میں کی۔ بعدہٗ ایک طفل نے رسول کریمؐ کی سیرت میں ایک نعت پڑھی۔ اس کے بعد کریم احمد صاحب ٹیچر پرائمری اسکول کرتا نے رسول کریم کی زندگی کے مختلف حالات سناتے ہوئے آپ کی صفات بیان کیں اس تقریر کے بعد مکرم محمد اسلم صاحب شاد (ٹیچر۔ ڈی۔ بی۔ ہائی اسکول بھیل ضلع سرگودہا) نے رسول مقبولؐ کے مختلف حالات زندگی اسلامی تاریخ کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے تقریر کی۔ بعدہٗ ڈاکٹر جمال الدین صاحب نے بھی رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے مختلف حالات سے مثالیں دے کر حاضرین جلسہ کو توجہ دلائی کہ وہ ان سبق آموز واقعات پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور اپنے اندر ایک عظیم دینی انقلاب لانے کی توجہ فرمائیں۔

آپ کی تقریر کے بعد جناب ملک عبد الرؤف صاحب نے رسول کریمؐ کی سیرت میں ایک نظم پڑھ کر سنائی اسکے بعد صدر جلسہ نے قرآن مجید کی مختلف آیات کا ترجمہ اور تفسیر بیان کرتے ہوئے آپؐ کی سیرت طیبہ کو بیان کیا اور اس پر حاضرین کو عمل کرنے کی ترغیب دلائی۔ صدارتی تقریر کے بعد تمام حاضرین جلسہ جن میں بچے بھی کافی تعداد میں تھے مٹھائی بانٹی گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی جلسہ کے اختتام کا اعلان کیا۔

(رفیق احمد بھٹی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بمقام بنی سرروڈ ضلع تھرپارکر)

جماعت احمدیہ چکوال

مورخہ ۲۲ رجولائی بروز بدھ بعد نماز عصر جماعت احمدیہ چکوال کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔ احباب کثیر تعداد میں اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔

جلسہ کی کارروائی خاکسار کی زیر صدارت تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی جو مکرم حاجی عبد الوحی صاحب نے کی۔ اسکے بعد عزیزم مرزا نذیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر میرا یہی ہے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد عزیز چوہدری شفاعت احمد صاحب نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن اور جوانی" کے موضوع پر دس منٹ تک تقریر کی۔ مکرم قریشی محمد اسلم صاحب شاہد مربی سلسلہ نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی شہرۂ آفاق نظم

علیک الصلوٰۃ علیک السلام

خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ کی نظم کے بعد مکرم چوہدری برکت علی صاحب نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں سے حسن سلوک" کے موضوع پر پندرہ منٹ تک تقریر کی۔

ازاں بعد مکرم محترم قریشی محمد اسلم صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تقریر شروع کی آپ کی تقریر پینتیس منٹ تک جاری رہی۔ مکرم قریشی صاحب نے اپنی تقریر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عدیم المثال مقام اور آپ کے اخلاق فاضلہ پر مدلل رنگ میں اور بڑے عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی۔

آپ کی تقریر کے بعد خاکسار نے صدارتی ریمارکس میں چند ضروری باتوں کی طرف احباب کو توجہ دلائی اور دعا کے بعد یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں مضافات کے بھی احمدی دوستوں اور غیر احمدی دوستوں نے بھی شرکت کی۔

(خاکسار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چکوال)

ولادت

مورخہ ۲۹ رجولائی ۱۹۶۴ء کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے جو عزیزم محمد لطیف صاحب پیر محل کالڑکا ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مولود کو خادم دین۔ صاحب عمر اور ماں باپ کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(المعلن خاکسار حافظ محمد رمضان دار الرحمت وسطی ربوہ)

درخواستہائے دعا

میری والدہ صاحبہ (دختر سید سمیع اللہ شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل جامعہ احمدیہ) کئی روز سے دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ باوجود کافی علاج کے کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد صحت کاملہ دے۔

(سید نعیم حیدر دار البرکات۔ ربوہ)

(۲) عزیزم سید ظہور احمد کے اکلوتے بیٹے عزیزم سہیل ظہور کے پاؤں میں ایک موٹا کیل چبھ کر اوپر تک نکل آیا جس کی وجہ سے بہت بے چینی ہے احباب جماعت بچے کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا فرماویں۔

(حکیم عبد الرحمٰن شاہ محلہ دار الرحمت غربی ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

مظفر آباد۔ ۳۱ر جولائی۔ صدر آزاد کشمیر مسٹر کے ایچ خورشید نے کل یہاں بھارت کو انتباہ کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کو بھارت میں ضم کرنے کی کوشش برداشت نہیں کی جائے گی اور اگر بھارت اس منصوبہ پر عمل کرنے سے باز نہ آیا تو کشمیری عوام متحد ہو کر اس ناپاک منصوبہ کو خاک میں ملا دیں گے۔

انہوں نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے مزید کہا کہ آزاد کشمیر کی حکومت اور عوام شیر کشمیر شیخ عبداللہ کی اس تحریک کا پورا پورا ساتھ دیں گے جو مقبوضہ کشمیر پر بھارت کے غاصبانہ قبضہ کو ختم کرنے کے لئے شروع کی جائے گی۔ اس قسم کی تحریک شروع کرنے کے متعلق شیخ عبداللہ نے محاذ رائے شماری کے کنونشن میں اعلان کیا تھا۔

نئی دہلی۔ ۳۱ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ سری نگر کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شہر کے بعض حصوں میں دوبارہ دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے۔

لاہور ۳۱ر جولائی۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق گورنر ملک امیر محمد خان نے سیاسی نظر بندوں کے مقدمات پر غور کرنے والے بورڈ کی از سر نو تشکیل کی ہے یہ بورڈ مغربی پاکستان تحفظ امن عامہ کے آرڈی ننس کے مطابق بنایا گیا ہے۔ بورڈ میں مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے جسٹس مسٹر ایس اے محمود اور صوبائی ہوم سیکرٹری مسٹر انور عادل کو شامل کیا گیا ہے اول الذکر چیف جسٹس مغربی پاکستان اور مؤخر الذکر صوبائی حکومت کی جانب سے نامزد کئے گئے ہیں۔

راولپنڈی ۳۱ر جولائی۔ پاکستان مسلم لیگ نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سال یوم آزادی شاندار طریق پر منایا جائے گا۔ لیگ کے جنرل سیکرٹری جناب عبدالوحید خان نے کل یہاں اعلان کیا ہے کہ جماعت کے سربراہ فیلڈ مارشل محمد ایوب خان ۱۴ اگست کو یوم آزادی کے سلسلہ میں راولپنڈی میں تقریر کریں گے۔

پاکستان مسلم لیگ نے یوم آزادی منانے کے لئے پروگرام تیار کر لیا ہے۔ سرکاری و غیر سرکاری عمارتوں پر پاکستانی پرچم لہرایا جائیگا ملک بھر میں ڈویژنل ڈسٹرکٹ اور سٹی مسلم لیگ کے دفاتر میں جلسے منعقد کئے جائیں گے۔

راولپنڈی ۳۱ر جولائی۔ پاکستان مسلم لیگ ہائی کمان نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سال تنظیم کی گولڈن جوبلی منائی جائے گی اس کا اعلان کل پارٹی کے جنرل سیکرٹری خان عبدالوحید خان نے ایک پریس کانفرنس میں کیا۔

آپ نے کہا کہ مسلم لیگ کی گولڈن جوبلی ۱۹۵۶ء میں منائی جانی چاہیے تھی۔ کیونکہ اس جماعت کا قیام ۱۹۰۶ء میں عمل میں آیا تھا جوبلی منانے کی تاریخ اور جگہ کا تعین ۱۵ر اگست کو ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں کیا جائے گا۔

پیرس ۳۱ر جولائی۔ مشرقی فرانس میں کوئلے کی ایک کان گرنے سے جو ۶ کارکن ملبہ میں دب گئے ہیں انہیں کل رات کسی وقت نکال لیا جائے گا۔ تمام کارکن زندہ ہیں اور یہ حادثہ پیر کے دن پیش آیا تھا۔

کان میں دبنے جانے والوں سے مائیکروفون کے ذریعے بات چیت کی گئی تو انھوں نے بتایا کہ ان کے حوصلے بلند ہیں مگر انھیں فوری امداد کی ضرورت ہے۔

جوہانسبرگ۔ ۳۱ر جولائی۔ جنوبی افریقہ میں کانوں کے شہر ریفونٹائن میں بدھ کی رات ایک مسافر ٹرین پٹڑی سے اتر جانے کے باعث ۱۲ افراد ہلاک ہو گئے اور درجنوں زخمی ہو گئے ہیں۔

راولپنڈی ۳۱ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ ترک صحافیوں کی ایک جماعت عنقریب پاکستان کا دورہ کرے گی۔ ترک اخبار نویس کابل کے راستے پاکستان آئیں گے اور ملک کے دونوں صوبوں کا دورہ کریں گے۔

نئی دہلی۔ ۳۱ر جولائی۔ بھارت کے ممتاز روزنامہ "اسٹیٹسمین" کے مطابق سائنس اور اسلحہ سازی کے میدان میں بھارت اب اس قدر ترقی کر چکا ہے کہ وہ اٹھارہ ماہ میں ایٹم بم بنا سکتا ہے روزنامہ کے سائنس رپورٹر کے مطابق اس سلسلہ میں سب سے بڑی دشواری دور ہو چکی ہے کیونکہ پلاٹینیم تیار کرنے کا کارخانہ قائم کیا جا چکا ہے یہ کارخانہ بمبئی کے قریب بنایا گیا ہے

واشنگٹن:۔ ۳۱ر جولائی۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک نے سینیٹ کو متنبہ کیا ہے کہ اگر امریکہ نے غیر ملکی امداد میں کمی کی تو ملک کی سلامتی خطرہ میں پڑ جائے گی امریکی سینیٹ اب غیر ملکی امداد کے بل پر غور کرنے والا ہے جس میں ایوان نمائندگان نے بیس کروڑ ڈالر کی کمی کر دی ہے۔

امریکی سینیٹ کی مصارف کمیٹی سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر رسک نے کہا کہ صدر جانسن نے غیر ملکی امداد کے لئے تین ارب ۵۱ کروڑ، ۷۱ لاکھ ڈالر کی جو رقم طلب کی ہے اس میں کمی نہیں کی جانی چاہیئے کیونکہ اگر ایسا کیا گیا تو امریکہ کی سلامتی خطرے میں پڑ جائے گی

○۔ پیکنگ ۳۱ر جولائی۔ چین کے صدر مسٹر لیوشاؤچی نے کل شام شمالی ویت نام کے صدر سے ملاقات کی۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ
کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضور فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ اس فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ) داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے لوگ صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے ...."

"...... پھر وہ لوگ جو اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے روپیہ جمع کرتے رہتے ہیں اسی طرح بعض لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیوں کے لئے روپیہ جمع کرتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ بعض لوگوں کے لڑکے اور لڑکیاں جوان نہ ہوئے ہوں اور ان کو دو چار سال بعد اس روپیہ کی ضرورت پیش آنے والی ہو۔ ایسے لوگوں کو بھی چاہیئے کہ وہ یہ روپیہ جماعت کے خزانہ میں جمع کرائیں۔"

میں امید کرتا ہوں کہ احباب سے جس قدر جلد ممکن ہو سکا حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دیں گے۔

(افسر خزانہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کے والد محترم اور ماموں مکرم نیاز احمد صاحب عارف عرصہ سے بیمار ہیں۔ نیز خوشدامن صاحبہ عرصہ چار ماہ سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں احباب ان سب کے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے نیز میرے ایک ماموں مکرم عبدالعزیز صاحب شاد بعض حکمانہ پریشانیوں کی وجہ سے بہت فکر مند ہیں۔ احباب سے ان کی پریشانیاں دور ہونے کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار محمد الدین۔ دفتر ریویو۔ ربوہ)

۲۔ مکرم چوہدری سلطان علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ محراب پور عرصہ ایک ماہ سے ٹائیفائڈ بخار سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کامل سے نوازے

(محمد الدین شاہد مربی سلسلہ محراب پور ضلع نواب شاہ)

۳۔ میرے بھائی جان عبداللطیف صاحب نے امسال ایک امتحان دیا ہے احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اعلیٰ کامیابی عطا کرے۔ آمین۔

(خاکسار عبدالمنعم رضا ولد میاں عبدالحکیم صاحب گنج مغل پورہ لاہور)

۴۔ خاکسار چند پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے (خاکسار محمد عبدالعلی ٹیوٹیشیا لائن کراچی ۳)

۵۔ آجکل ہمیں مالی پریشانی درپیش ہے بزرگان جماعت ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(طاہرہ نصرت جبیں بنت مکرم ڈاکٹر حسن محمد شاد سکرٹری مال چک ۱۰۷۔ آر بی۔ بابئیہ کھوڑیانوالہ)

۶ میرے بہنوئی میاں نصر اللہ صاحب آجکل پیشاب کی تکلیف سے صاحب فراش ہیں اور میو ہسپتال میں داخل ہیں بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت سے ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد انور تخجوعہ ۲/۲۵ دھرم پورہ۔ لاہور)

۷۔ میری اہلیہ بیمار ہے جملہ احباب سے دعا کی درخواست ہے (خاکسار محمد شفیع کوئٹہ)

۸۔ میرے بڑے بھائی حکیم نور علی خان صاحب تحصیل حلقہ سول لائن بعارضہ قلب ایک دو دن سے بیمار ہیں احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انھیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

(بشارت علی خان دواخانہ مفرح حیات ۵۵ فلیمنگ روڈ لاہور)

چین کی طرف سے پاکستان کو چھ کروڑ ڈالر قرضہ دینے کی پیشکش

قرضہ بلا سود اور چالیس برس میں واجب الادا ہوگا (وحید الزمان)

راولپنڈی یکم اگست۔ وزیر تجارت مسٹر وحید الزمان نے بتایا ہے کہ چین نے پاکستان کو چھ کروڑ ڈالر کا قرضہ دینے کی پیشکش کی ہے جس پر وہ کوئی سود نہیں لے گا۔ قرضہ کی ادائیگی بیس برس تک کی مدت میں یا اس سے بھی زیادہ عرصہ میں کی جائے گی۔ مزید برآں پاکستان کو یہ رعایت بھی دی گئی ہے کہ یہ قرضہ پاکستانی اشیاء برآمد کر کے ادا کر دیا جائے۔ انھوں نے بتایا کہ میں نے صدر ایوب کو اس پیشکش سے مطلع کر دیا ہے اور سفارش کی ہے کہ اسے قبول کر لیا جائے۔ وزیر تجارت کل یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انھوں نے بتایا کہ قرضہ کی یہ پیشکش مجھے عوامی جمہوریہ چین کے حالیہ دورہ کے دوران کی گئی تھی۔ آپ نے بتایا کہ چین پاکستان کو بھاری مشینری ریل کے ڈبے اور ریل کی پٹریاں دینے کو تیار ہے اس کے علاوہ چین نے پاکستان میں بنیادی مشینری تیار کرنے کے کارخانے قائم کرنے میں مدد دینے کی بھی پیشکش کی ہے۔ جس کے لئے چین اپنے انجنیئر بھیجے گا۔ جن کو پاکستانی انجنیئروں کے برابر تنخواہ دی جائے گی۔ چین پاکستان کو بین الاقوامی منڈی کے نرخوں پر مشینری مہیا کرے گا۔ اس کے علاوہ چین دوسری اشیاء بھی پاکستان کو فراہم کرنے کو تیار ہے۔

مسٹر وحید الزمان نے بتایا کہ وہ بہت جلد روس کے دورہ پر جائیں گے جس کے لئے انھیں دعوت موصول ہو چکی ہے وزیر تجارت نے بتایا کہ روس اور چین کے وزرائے تجارت کو بھی پاکستان آنے کی دعوت دی گئی ہے لیکن ابھی ان کے دوروں کی تاریخیں مقرر نہیں کی گئیں۔

قومی اسمبلی کا اجلاس آج شروع ہوگا۔

راولپنڈی۔ یکم اگست۔ قومی اسمبلی کا اجلاس یکم اگست سے راولپنڈی میں شروع ہو رہا ہے باخبر ذرائع کے مطابق آج صبح سے جب اجلاس شروع ہوگا تو سب سے پہلے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابی بل پر غور کیا جائے گا۔ اجلاس میں شرکت کے لئے اسمبلی کے بیشتر ارکان یہاں پہنچ چکے ہیں۔ موجودہ اجلاس میں صدر کے انتخاب سے متعلق مسودہ قانون بھی منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔

موسلا دھار بارشوں سے سات افراد ہلاک

بہاولنگر۔ یکم اگست۔ موسلا دھار بارشوں سے اس ضلع میں پانچ آدمی ہلاک ہو گئے۔ گذشتہ روز سات انچ بارش ہوئی جس سے نواحی دیہات میں بے شمار کچے مکانات اور جھونپڑیاں تباہ ہو گئیں ایک اور اطلاع کے مطابق منچن آباد سے چار میل دور موضع ..... میں ایک مکان کا دروازہ گرنے سے دو اشخاص ہلاک ہو گئے

امریکی مصنوعی سیارہ رینجر ہفتم چاند پر اتر گیا

سیارے نے چاند سے ٹکرانے سے پہلے چار ہزار تصاویر اتاریں

کیلیفورنیا یکم اگست۔ امریکہ کا خلائی جہاز رینجر ہفتم مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق کل شام چاند سے ٹکرا گیا۔ چاند کی سطح پر اترنے سے پہلے اس نے تیرہ منٹ چالیس سیکنڈ میں ٹیلیویژن کیمروں کے ذریعے چاند کی سطح کی قریباً چار ہزار تصاویر کھینچ کر زمین پر بھیجیں۔ امریکہ کی خلائی امور کی نظامت ..... نے اعلان کیا ہے کہ یہ تصاویر بڑی اچھی صورت میں موصول ہوئی ہیں اور انھیں شائع کر دیا جائے گا ناسا کے اعلان کے مطابق جس وقت مصنوعی سیارہ چاند پر اترا۔ چاند کا فاصلہ زمین سے دو لاکھ اٹھائیس ہزار پانچ سو میل تھا۔ امریکی خلائی جہاز کی رفتار چاند پر اترنے سے پہلے پانچ ہزار میل فی گھنٹہ تھی۔ وائس آف امریکہ کے ایک خاص نشریہ کے مطابق خلائی جہاز میں چاند کی سطح کی تصاویر اتارنے کے لئے چھ ٹیلیویژن کیمرے تھے جب یہ چاند کی سطح سے ایک ہزار میل کے فاصلہ پر پہنچا تو اس نے تصویریں اتارنی شروع کر دیں ایک اطلاع کے مطابق یہ خلائی جہاز چاند پر مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق شام کے ساڑھے پانچ بجے پہنچا۔

ایک بھارتی جاسوس گرفتار کر لیا گیا

منچن آباد یکم اگست۔ بارڈر پولیس نے گذشتہ روز ایک شخص امیر منیب کو بلا اجازت بھارت سے پاکستان آنے کے الزام میں گرفتار کیا ہے یہ شبہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ملزم بھارت سے جاسوسی کرنے کے لئے پاکستان آنا چاہتا تھا۔ پولیس مصروف تفتیش ہے۔

صدر ایوب آج ریڈیو سے تقریر کریں گے

کراچی یکم اگست۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان یکم اگست کو ریڈیو پاکستان سے قوم کے نام تقریر نشر کریں گے یہ تقریر شام کے سوا آٹھ بجے نشر کی جائے گی۔ ریڈیو پاکستان ڈھاکہ اس تقریر کا بنگالی ترجمہ نشر کرے گا یہ تقریر تمام ریڈیو سٹیشنوں سے سنی جا سکے گی۔ ۲ اگست کو اس تقریر کے اردو اور بنگالی ترجمے دوبارہ نشر کئے جائیں گے۔

سنت فتح سنگھ اور ماسٹر تارا سنگھ

کے حامیوں میں تصادم

نئی دہلی یکم اگست۔ امرتسر سے آمدہ ایک اطلاع کے مطابق گذشتہ روز اکالیوں کے دو گروہوں میں تصادم ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ حکام نے مزید تصادم کے خطرے کے پیش نظر پولیس کی بھاری جمعیت دفتر اکالی دل کے باہر متعین کر دی ہے۔

صدر عارف نے پاکستان اور بھارت میں مصالحت کرانے کی پیشکش کر دی

ہم صدر ایوب کی بغداد میں آمد کے منتظر ہیں: مارشل عارف کا انٹرویو

بغداد یکم اگست۔ عراق کے صدر مارشل عارف نے پاکستان اور بھارت کے درمیان بڑے بڑے تنازعات پر مصالحت کرانے کے لئے دوبارہ اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے نمائندے سے ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا میں نے بھارت کے دورے میں پنڈت نہرو سے کشمیر کے سوال پر بات چیت کی تھی اور یہ اسی بات کا نتیجہ تھا کہ شیخ عبداللہ کو جیل سے رہا کیا گیا اور پاک و بھارت وزرائے داخلہ کی کانفرنس منعقد ہوئی۔

مارشل عارف نے کہا کہ وہ دل سے پاکستان اور بھارت کے اختلافات ختم کرانا چاہتے ہیں تاکہ ان دونوں ہمسایوں میں دوستی قائم ہو سکے۔ ایک سوال کے جواب میں صدر عراق نے کہا کہ شیخ عبداللہ امن کے علمبردار ہیں۔ اور وہ بھی پاکستان اور بھارت کے درمیان دوستی کے خواہشمند ہیں۔ اگر وہ عراق کا دورہ کرنے کی خواہش ظاہر کریں تو عراق ان کا خیر مقدم کرے گا۔

عراق کے صدر نے کہا کہ پاکستان اور بھارت کے باہمی مسائل کو حل کرنے کے لئے تحمل اور بردباری کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں دونوں ملکوں کو خیرسگالی اور بھائی چارے کی فضا میں بات چیت کرنی چاہیئے۔

بھارت کو ایٹم بم بنانے کی اجازت نہیں دی جائیگی

کینیڈا کی وزارت خارجہ کا اعلان

اٹاوہ یکم اگست۔ کینیڈا کی وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ بھارت کو کینیڈا نے یورانیم سے پلوٹونیم تیار کرنے والا جو پلانٹ دیا ہے اس پر ایٹم بم بنانے کی اجازت نہیں دی جائے گی کیونکہ یہ اس معاہدے کے سراسر خلاف ہوگا جو اس سلسلہ میں کینیڈا اور بھارت کے درمیان طے پایا تھا۔ بھارت نے یہ پلانٹ بمبئی کے قریب نصب کیا ہے کینیڈا کی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان کو بھارت کے اخبار "سٹیٹسمین" کی اس خبر پر تبصرہ کرنے کو کہا گیا تھا جس میں دعوے کیا گیا تھا کہ بھارت ۱۸ ماہ کے اندر فوجی استعمال کے لئے ایٹم بم بنا سکتا ہے۔

گذشتہ رات کینیڈا کے ایٹمی کمیشن اور وزارت خارجہ کے اعلیٰ افسروں کی توجہ جب بھارت کے اخبار کی اس خبر کی طرف مبذول کرائی گئی تو انہوں نے کہا کہ بھارت کینیڈا کے ایٹمی ری ایکٹر کو ایٹم بنانے کے لئے استعمال نہیں کر سکتا کیونکہ یہ ری ایکٹر ایٹمی توانائی کے پُر امن استعمال کے لئے دیا گیا ہے۔

ایٹمی کمیشن کے افسر نے اس دعوے کو بھی غلط قرار دیا کہ بھارت صرف ۵ کلوگرام پلوٹونیم سے ایٹم بم بنا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پہلا ایٹم بم تیار کرنے کے لئے زیادہ پلوٹونیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ کینیڈا کے سائنسدانوں نے اس پر شبہ کا اظہار کیا کہ بھارت میں ایٹم بم بنانے کی صلاحیت پیدا ہو گئی ہے۔

ہنگری اور پاکستان کے درمیان

تجارتی بات چیت شروع ہو گئی

راولپنڈی یکم اگست ہنگری کے تجارتی وفد نے آج یہاں پاکستانی حکام سے بات چیت شروع کر دی۔ ہنگری کے غیر ملکی تجارت کے ڈائرکٹر مسٹر ولاڈ کا اور پاکستان کی وزارت تجارت کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر نائک نے اپنے اپنے وفد کی قیادت کی۔

..... رباط یکم اگست۔ مراکش کے شاہ حسن ثانی اگلے سال روس کا دورہ کریں گے۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ اس دورے کی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

درخواست دعا

۱۔ حکیم عبید اللہ صاحب رانجھا کو کئی دن سے اعصابی دورہ ہے۔ پہلے کچھ افاقہ ہوا تھا لیکن جمعرات سے دل کی دوبارہ حرکت تیز ہو گئی۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔ آمین

رحمت علی جاوید
ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ

۲۔ خاکسار کے بھانجے عزیزم مجیب اللہ ابن حبیب اللہ خان صاحب کا کھیل کود میں بازو ٹوٹ گیا ہے سرگودھا سول ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ درویشان قادیان اور دیگر احباب سے عزیز کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سیّد شاہ میر احمد اشرف
کارکن دارالضیافت۔ ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲